



سوال

(178) طلاق کی صورت میں بچوں کی کفالت کی ذمہ داری

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طلاق یا خلع کی صورت میں بچوں کی کفالت کی ذمہ داری کس کی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیخ صالح المنجد فرماتے ہیں:

مردوں کی نسبت عورتوں کو بچوں کی پرورش کا زیادہ حق حاصل ہے، اور اس مسئلہ میں اصل عورتیں ہی ہیں، اس لیے کہ بچوں کے لیے عورتیں ہی زیادہ مشفق اور رحم کرنے والی اور چھوٹوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی وہی صحیح اور لائق ہیں، اور وہ پرورش اور تربیت کے معاملہ میں زیادہ صبر کرنے والی اور مشقت برداشت کر سکتی ہیں۔

اور بالاتفاق بچہ یا بچی کی پرورش کا زیادہ حق ماں کو ہی حاصل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں پرورش کرنے کی تمام شرط پائی جائیں، اور اگر ماں کہیں اور نکاح کر لے تو اسے یہ حق حاصل نہیں رہے گا۔

پرورش کرنے والے میں مندرجہ ذیل شرط کا ہونا ضروری ہے:

تکلیف: یعنی مکلف ہو۔

حریت: یعنی وہ آزاد ہو غلام نہ ہو۔

عدالت: یعنی عادل ہو۔

اگر بچہ مسلمان ہو تو پھر پرورش کرنے والا بھی مسلمان ہونا چاہیے۔

بچے کی ضروریات پوری کرنے کی استطاعت و قدرت رکھے۔



عورت پرورش والے بچے سے کسی اجنبی مرد سے شادی شدہ نہ ہو۔

اگر ان شرط میں کوئی شرط مفقود ہو یا پھر کوئی مانع مثلاً مجنون، یا پھر شادی وغیرہ پیدا ہو جائے تو پرورش کا حق ساقط ہو جائے گا۔

اور جب یہ مانع زائل ہو جائے تو پرورش کا حق اسے دوبارہ مل جائے گا، لیکن اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ پرورش کیے جانے والے بچے کی مصلحت کو مد نظر رکھا جائے اس لیے کہ بچے کا حق مقدم ہے۔

پرورش کی مدت امتیاز اور استغناء کی عمر تک ہے، یعنی پرورش اس وقت تک رسبے کی جب تک بچہ تمیز تک نہ پہنچ جائے اور دوسروں کا محتاج نہ رسبے، یعنی وہ اکیلا کھاپی سکے، اور اسی طرح استغناء وغیرہ بھی اکیلا ہی کر سکے تو پرورش کی مدت ختم ہو جائے گی۔

اور جب وہ اس حد تک پہنچ جائے چاہے وہ بچہ ہو یا بچی پرورش کی مدت ختم ہو جائے گی، اور یہ تقریباً سات یا آٹھ برس کی عمر ہے۔

پھوٹے بچوں کی کفالت میں عورت کا حق:

فقہاء کے مذاہب سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کو باجملہ بچے کی کفالت کا حق حاصل ہے، اور خاص کر ماں اور نانی کو، لیکن فقہاء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ جب والدین بچے کی کفالت میں اختلاف کریں اور دونوں کفالت کی اہلیت بھی رکھتے ہوں تو اس صورت میں کفالت کا زیادہ حق کسے حاصل ہوگا؟

مالکیہ اور ظاہریہ کے ہاں تو ماں کو بچے کی کفالت کا زیادہ حق حاصل ہوگا چاہے وہ بچہ ہو یا بچی۔

اور حنابلہ بچہ ہونے کی صورت میں اختیار دیتے ہیں، لیکن اگر بچی ہو تو پھر باپ کو زیادہ حق ہے۔

احناف کے ہاں بچہ ہو تو والد کو اس کا زیادہ حق حاصل ہے، اور اگر بچی ہو تو ماں کو حق کفالت زیادہ ہے۔

ان میں سے راجح یہی لگتا ہے کہ جب وہ آپس میں تنازع کریں اور شرط کفالت بھی پائی جائیں تو اس میں ترجیح والا قول صحیح ہے۔

دیکھیں کتاب "ولایۃ المراءۃ فی الفقہ الاسلامی ص (692)۔

حدا ما عنہ فی والتدا علم بالصواب

فتویٰ کیسٹی

محدث فتویٰ